ترکمانستان: روسی افواج کا انخلاء - ترکمان مسلح افواج کی تشکیل

دیگر وسط ایشیائی ریاستوں کی طرح ترکمانستان کے اعلان آزادی کے بعد بھی اس کی سرحدات کی حفاظت و نگرانی کا کام روسی فوج کے ہاتھوں انجام دیا جاتا رہا۔ ترکمانستان نے جب سرحدی افواج (Frontier Troops) کے ان افسران کو فارغ کرنا شروع کیا جن کا تعلق آزاد ممالک کی دولت مشترکہ کے دیگر ممالک سے تھا تو ایک نئی قسم کی صورت حال سامنے آنا شروع ہو گئی۔ روس اور CIS کے دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے فوجی افسران ملک چھوڑ کر جانے لگے۔ جبکہ دوسری طرف ترکمانستان کی حکومت ابھی اس قابل نہیں ہوئی تھی کہ وہ اپنی سرحدات کی حفاظت و نگرانی کے لیے اپنی افواج پر انحصار کر سکے۔ ترکمانستان کی حکومت نے ترکمان NCOs کو مختصر مدتی تربیت دے کر ملک چھوڑ کر جانے والے غیر ملکی افسران کی جگہ ان کی تعیناتی کے ذریعہ اس خطرناک صورتِ حال پر قابو پانے کی کوشش کی لیکن ان کوششوں میں حکومت کو کچھ زیادہ کامیابی نہیں ہوئی۔

دسمبر ۱۹۹۴ء میں ترکمانستان اور روس کے درمیان ترکمانستان کی بیرونی سرحدات کے مشترکہ دفاع کا معاہدہ طے پایا۔ جس کے بعد ترکمانستان کی سرحدی افواج میں کام کرنے والے کم از کم روسی افسران کی بے اطمینانی کا خاتمہ ہوا۔ ترکمانستان کی فرنٹیئر ٹروپس کے [روسی] اوّل نائب کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل ویتالی گرسٹن نے دسمبر ۱۹۹۴ء میں ترکمانستان اور روس کے درمیان مذکورہ دفاعی معاہدہ کے بعد کہا تھا "اِس بات کا امکان نہیں ہے کہ روسی افواج مستقبل قریب میں ترکمانستان سے چلی جائیں گی۔ مشترکہ جنوبی سرحدات کی حفاظت و نگرانی کے عمل میں ترکمانستان کے ساتھ تعاون روس کے اپنے دفاعی مفاد میں ہے"۔

لیفٹیننٹ جنرل وتیالی گرسٹن کے اِس خیال کی تردید روسی حکومت کے اس حالیہ فیصلے نے کر دی ہے کہ وہ ترکمانستان کے ساتھ فوجی شعبے میں تعاون کے سمجھوتہ کی توثیق نہیں کرے گی۔ ماسکو میں ترکمانستان کے سفارت خانہ کے فرسٹ سیکرٹری جناب کامل جان قلندروف کہتے ہیں کہ ترکمانستان اور روس کے درمیان فوجی تعاون کے سمجھوتہ پر عمل روکنے کا فیصلہ فریقین کی باہمی رضامندی سے ہوا ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ فوجی تعاون کے معاہدہ پر عمل روکنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ترکمانستان کی اپنی دفاعی افواج کی تشکیل کا عمل مکمل ہو گیا ہے۔ جناب کامل جان کے مطابق اب ترکمانستان کی سرزمین پر غیر

ملکی افواج رہیں گی نہ ہی ترکمانستان میں غیر ملکی فوجی اڈے رہیں گے۔ اُنھوں نے کہا کہ روس کے ساتھ فوجی تعاون کے معاہدہ پر عمل روکنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ترکمانستان اور روس کے درمیان تعلقات خراب ہو گئے ہیں۔ ان کے مطابق "روسی قیادت کو یہ اطمینان حاصل ہو گیا ہے کہ ترکمانستان کی قیادت غیر جانبداری کی پالیسیوں پر عمل پیرا ہے"۔

"ترکمانستان - روس فوجی تعاون" کے معاہدہ کے معطّل کیے جانے کے باوجود روسی فوجی افسران بدستور ترکمان فوج میں خدمات انجام دیتے رہیں گے۔ اگرچہ اب ان کی ملازمت معاہدہ [Contract] کی بنیاد پر ہو گی۔ روسی وزارت خارجہ نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ترکمانستان اور روس کے درمیان تعلقات میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ روسی وزارتِ خارجہ کے ایک اہل کار کے مطابق "ترکمانستان بدستور روس کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے"۔

اگرچہ بعض دفاعی مبصّرین کے مطابق ترکمانستان سے روسی افواج کا انخلاء علاقے میں روس کے اثر و رسوخ کے کم ہونے کا باعث بنے گا۔ لیکن پڑوسی ملک تاجکستان کے برعکس ترکمانستان میں حزبِ اختلاف کی سیاسی پارٹیاں نسبتاً کم فعال ہیں۔ مزید یہ کہ ترکمانستان اور افغانستان نے اپنی مشترکہ سرحد کو "استحکام کا علاقہ" قرار دیا ہے۔ اس پسِ منظر میں روسیوں کو یہ اطمینان حاصل ہے کہ ترکمانستان میں "سیاسی استحکام" برقرار رکھنے کے لیے روسی فوجیوں کا مزید قیام ضروری نہیں ہے۔

روسی افواج کے انخلاء کے بعد صدر نیازوف کے لیے ایران اور ترکی کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر کرنے کے مواقع بڑھ گئے ہیں۔ صدر نیازوف ملک میں تیل اور گیس کی پائپ لائنوں کی تعمیر کے لیے ان دو پڑوسی مسلم ممالک کے ساتھ تعاون کا عمل پہلے ہی شروع کر چکے ہیں۔ دوسری طرف ماسکو کو اس بات کا موہوم سا خدشہ بہرحال ہے کہ ترکمانستان میں ایران اور ترکی کے بڑھتے ہوئے عمل دخل کی وجہ سے نہ صرف علاقے میں اس کا اثر و رسوخ کم ہو سکتا ہے بلکہ اسے ممکنہ طور پر ماضی میں ترکمانستان میں تعینات روسی افواج کی مملوکہ اربوں ڈالر کی جائیداد سے بھی ہاتھ دھونا پڑ سکتا ہے۔ مستقبل میں روس - ترکمانستان تعلقات کیا نوعیّت اختیار کرتے ہیں؟ کیا ترکمانستان کی ایران اور ترکی کے ساتھ قربت کو کریملن کے حکمران ٹھنڈے پیٹوں برداشت کر لیں گے؟ یہ اور اس قسم کے دیگر سوالات کے جوابات مستقبل ہی دے سکے گا۔